

اپنے سامنے اس کے نام کا فنی بورڈ لیے
کھڑے ہارون کو دیکھ کے اسے بہت بڑا
جھٹکا لگا تھا۔۔

کیا وہ زندہ تھا۔۔؟ یا اسے وہم ہو رہا

جھٹکا لگا کھا۔۔

کیا وہ زندہ تھا۔۔؟ یا اسے وہم ہو رہا
تھا۔۔ انکھیں سکیر کے دوبارہ دیکھا۔۔
ہارون چلتے ہوئے اس کے قریب چلا
آیا۔۔۔

ہارون چلتے ہوئے اس کے قریب چلا
آیا۔۔۔۔

کیا آپ انزلہ رفیق ہیں۔۔ مسکراہٹ ضبط
کرتے آنکھیں پٹیٹائیں۔۔ وہ مکمل سفید
سوٹ میں تھا۔۔

کرتے آنکھیں پٹپٹائیں۔۔ وہ مکمل سفید
سوٹ میں تھا۔۔

انزلہ نے کوئی جواب نہیں دیا بس خوف
سے دیکھتی رہی۔۔ پھر دائیں بائیں دیکھا
سب اسنے بار بار اسے مل رہے تھے۔۔

سے دیکھتی رہی۔۔ پھر دائیں بائیں دیکھا
سب اپنے پیاروں سے مل رہے تھے۔۔
انزلہ۔۔ تم یہاں کھڑی ہو۔۔ اتنے میں
حماد عنایہ اور عمامہ ایک طرف سے چلے
آئے۔ حماد ہماروں کے سامنے آ کے الے

حماد عنایہ اور عمائمہ ایک طرف سے چلے
آئے۔ حماد حمارون کے سامنے آ کے ایسے
کھڑا ہوا جیسے اسے دیکھا ہی نا ہو۔۔
کیسی ہو۔۔ پھر اسے خود سے لگایا۔۔
میں، ٹھک، ہوا، حاد، بھائی، وہ، خوش،

کیسی ہو۔۔ پھر اسے خود سے لگایا۔۔

میں ٹھیک ہوں حماد بھائی وہ جو خوشی سے

ملنا چاہتی تھی ہارون کو دیکھ کے دماغ اپنی

جگہ پہ رہا ہی نہیں۔۔۔ اس سے مل کے وہ

..... گٹھم گٹھ

لے چاکی سی ہارون کو دیکھ کے دماں اپنی
جگہ پہ رہا ہی نہیں۔۔۔ اس سے مل کے وہ
سامان گاڑی کی ڈگی میں رکھنے لگا
عنابہ پر جوش سی ملی تھی وہ خوش تھی اسے
لگا تھا عنابہ کو دیکھ کے وہ خود پہ کیسے ضبط

عناہ پر جوس سی می سی وہ جوس سی اسے
لگا تھا عناہ کو دیکھ کے وہ خود پہ کیسے ضبط
کرے گی۔۔ اور عمامہ بھی ملتے اس کے
گال چوم گئی۔۔

چلو۔۔ گھر میں سب بہت ویٹ کر رہے

کال چوم سی ۔۔

چلو ۔۔ گھر میں سب بہت ویٹ کر رہے
ہیں تمہارا۔۔ انزلہ سر ہلاتے چلنے لگی ۔۔
اسے حیرت ہو رہی تھی کیا کسی کو بھی
ہارون نظر نہیں آیا ۔۔ شاید اس کا وہم

اسے حیرت ہو رہی تھی کیا کسی کو بھی
ہارون نظر نہیں آیا۔۔ شاید اس کا وہم
ہو۔۔

سر جھٹکتے وہ بھی گاڑی میں آ کے بیٹھ
لئی۔۔ ہارون بھی ان کے پیچھے پیچھے آرہا

سر جھٹکتے وہ بھی گاڑی میں آ کے بیٹھ

نئی۔۔ ہارون بھی ان کے پیچھے پیچھے آرہا

تھا۔۔ پھر فرنٹ ڈور کھول کے بیٹھ گیا۔۔

حماد ڈرائیونگ سیٹ پہ تھا۔۔

مار۔۔ انزلہ بہت کنفیوز تھی۔۔ مجھے مارون

حماد ڈرائیونگ سیٹ پہ تھا۔۔

یار۔۔ انزلہ بہت کنفیوز تھی۔۔ مجھے ہارون

بھائی نظر آرہے ہیں کیا تم لوگوں کو بھی

نظر آرہے ہیں۔۔

الہام ہمد بھی آ رہا ہے ۱۰۷ ز

نظر آرہے ہیں۔۔

ہاں۔ ہمیں بھی آرہے ہیں۔۔ عنایہ نے
مسکراہٹ ضبط کرتے سنجیدگی سے کہا۔۔
کیا واقعہ ہی۔۔

آہا، ہمسرا، کچھ، مہر، ۱۴

کیا واقعہ ہی۔۔

ہاں آپی ہمیں بھی دکھ رہے ہیں۔۔ عمامہ
نے بھی گردن ہلائی۔۔

تو تم لوگ مجھے پاگل بنا رہے ہو۔۔ کتنے

ٹلشہ۔۔ تہاگ۔۔ غم۔۔ اکت۔۔

کے کسی مردن ہلائی۔۔

تو تم لوگ مجھے پاگل بنا رہے ہو۔۔ کتنے

ڈیش ہو تم لوگ۔۔ وہ غصے سے چلائی تو

سب قہقہہ لگا کے ہنس پڑے۔۔ یار تمہیں

کیا لگ رہا تھا ویسے۔۔ عنایہ نے اس کی

سب فہمہ لگا لے، اس پرے۔۔۔ پار نہیں
کیا لگ رہا تھا ویسے۔۔۔ عنایہ نے اس کی
کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے طرف کھینچا۔۔۔
مجھے لگ رہا تھا جیسے ہارون بھائی کی روح
میرے سامنے کھڑی ہے اور صرف مجھے

مجھے لک رہا تھا جیسے ہارون بھائی کی روح
میرے سامنے کھڑی ہے اور صرف مجھے
دیکھ رہی ہے۔۔۔ اور مجھے یہ بھی لگا کہ
جیسے ہارون بھائی اعزرائیل کی شکل میں
آئیں ہیں میری جان لینے۔۔

جیسے ہارون بھائی اعزرائیل کی سفل میں
آئیں ہیں میری جان لینے۔۔

واہ واہ۔۔ تمہارا دماغ تو کافی خراب ہو گیا
ہے انزو۔۔ حماد نے پیچھے دیکھتے شوخی سے
کہا۔۔ کہیں وہاں بھائی نے بھوسہ تو نہیں

ہے انزو۔۔ حماد نے پیچھے دیکھتے شوخی سے
کہا۔۔ کہیں وہاں بھائی نے بھوسہ تو نہیں
بھر دیا۔۔ گاڑی اُر پورٹ سے باہر نکالتے
چھیڑا۔۔

بعد میں بتاؤں گی پہلے مجھے بتاؤ یہ سب ہو

چھیڑا۔۔

بعد میں بتاؤں گی پہلے مجھے بتاؤ یہ سب ہو
کیا رہا ہے۔۔ مطلب ہارون بھائی تو مر
گے تھے دوبارہ زندہ کیسے ہو گئے۔۔

ایک منٹ۔۔ عوام نے اپنا موٹا لڑکا لے

گے تھے دوبارہ زندہ کیسے ہو گئے۔۔

ایک منٹ۔۔ عمامہ نے اپنا موبائل نکالتے

ریکارڈنگ کھولی اور چلا دی۔۔ یہ آج صبح

ہی سب کو جب ہارون بتا رہا تھا ساری

کا ذہن تھکا۔۔ اس کا تھکا۔۔ اس کا تھکا۔۔

ہی سب کو جب ہارون بتا رہا تھا ساری
کہانی تبھی ریکارڈ کی تھی اس نے کے ابھی
کتنے لوگوں کو بتانی پڑے گی اس سے بہتر
ہے ایک ہی بار میں ریکارڈ کر لی جائے۔۔

نہ اس کے عقلا نہ اس کے

ہے ایک ہی بار میں ریکارڈ کر لی جائے۔۔
سب نے اس کی عقل مندی پہ خوب داد
دی تھی۔۔

دس منٹ کی ریکارڈنگ سنتے سنتے ساتھ

دی سی ۔۔

دس منٹ کی ریکارڈنگ سنتے سنتے ساتھ

ساتھ تبصرے بھی ہوتے رہے ۔۔

یہ تو پورا فلمی سین ہو گیا نا ۔۔ مطلب کہ

ایک ہیرو کو کیڈنیپ کیا گیا اور پھر اس نے

یہ تو پورا علمی ستین ہو کیا نا۔۔ مطلب کہ
ایک ہیرو کو کیڈنیپ کیا گیا اور پھر اس نے
وہاں سب کی مدد کی اور پھر آخر میں اپنی
محبت سے مل گیا بلا بلا بلا۔ انزلہ نے کہتے
ہاتھ کندھوں تک لے جاتے بلا بلا بلا منہ

محبت سے مل لیا بلا بلا بلا۔ انزلہ لے لہتے

ہاتھ کندھوں تک لے جاتے بلا بلا بلا منہ

کھول کے کہا۔۔

بہت اچھی حرکتیں سیکھ کے آئی ہو۔۔

ہارون نے گھورا۔

بہت اچھی حرلتیں سیکھ کے آئی ہو۔۔
ہارون نے گھورا۔

ہاں تو اور کیا۔۔ گھر پہنچنے تک وہ ایک
دوسرے کی ٹانگ کھینچتے آئے تھے۔۔

گھر میں سب نے خوب اچھی طرح استقبال

دوسرے کی ٹانگ کھینچتے آئے تھے۔۔

گھر میں سب نے خوب اچھی طرح استقبال
کیا۔۔۔

ویسے آپ لوگوں کو نہیں لگتا مجھے اپنے

سر ال، جانا حاسے تھا ہلے۔۔ ملنے ملانے

ویسے آپ لوگوں کو نہیں لگتا مجھے اپنے
سسرال جانا چاہیے تھا پہلے۔۔ ملنے ملانے
کے سیشن کے بعد انزلہ صوفی پہ بیٹھ
گئی۔۔

مجھے کبھی یہ لگتا تھا کہ

نئی۔۔

ہاں۔۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا پر اچھا
کیا تم یہاں آگیا۔۔ آمنہ نے خوشی سے
اس کے پاس بیٹھتے پھر سے گلے لگا لیا۔۔

اس کے پاس بیٹھتے پھر سے گلے لگا لیا۔۔

ماما۔۔ آپ کو تو بہت مس کیا میں

نے۔۔ ویسے میں جھوٹ کیوں بول رہی

ہوں۔۔ کہتے ساتھ بڑبڑائی۔۔ تو سب ہنس

لے۔۔ ویسے میں جھوٹ بیوں بوں رہی
ہوں۔۔ کہتے ساتھ بڑ بڑائی۔۔ تو سب ہنس
دیئے۔۔

سب ایک ساتھ ہیں پہلے کی طرح۔۔ کوثر
بیگم نے مسکراتے کہا۔۔ خوش باش۔۔ اللہ

سب ایک ساتھ ہیں پہلے لی طرح۔۔۔ لوتر
بیگم نے مسکراتے کہا۔۔۔ خوش باش۔۔۔ اللہ
ہمارے گھر کو نظر بد سے بچائے۔۔۔

آمین۔۔۔ سب نے یک زبان ہو کے جواب
دیا تھا۔ ہارون کے واپس آنے سے وہ پھر

آمین۔۔ سب نے یک زبان ہو کے جواب
دیا تھا۔ ہارون کے واپس آنے سے وہ پھر
سے جیسے جوان ہو گئی تھیں۔۔۔

چلو میں نہا دھو کے آتی ہوں۔۔ آپ
لوگ میرے کھانے کا انتظام کریں۔۔ کچھ

چلو میں نہا دھو کے آئی ہوں۔۔ آپ
لوگ میرے کھانے کا انتظام کریں۔۔ کچھ
دیر بیٹھ کے انزلہ اٹھ گئی۔۔

آج تو شاہی پکوان بنے ہیں شہزادی صاحبہ
آپ کے لیے اور ہارون صاحب کے

آج تو شاہی پکوان بنے ہیں شہزادی صاحبہ
آپ کے لیے اور ہارون صاحب کے
لیے۔۔ عنایہ نے ہاتھ پھیلاتے اسے گھمایا
تک اور پھر کورنیش بجا لائی۔۔
اوکے۔۔ دل خوش ہوا۔۔ انزل نے گردن

خواتین کچن کی طرف چلی گئیں تھی انزلہ
بھی روم میں چلی آئی۔۔

میرے پیاری رہائش گاہ میں نے تمہیں
بہت مس کیا۔ دروازہ بند کرتے پورے
تھ

میرے پیاری رہاں ۵۵ میں لے نہیں

بہت مس کیا۔ دروازہ بند کرتے پورے

کمرے کو دیکھا۔۔ ہر چیز وہیں تھی اور اب

انزلہ بھی وہیں تھی۔۔ پرسکون سانس لیتے

باتھ روم چلی گئی۔۔

اگر وہی وہیں سی۔۔۔ پر خون سماں سیے
باتھ روم چلی گئی۔۔۔

تمہیں تھیر پیسٹ کی ضرورت ہے حور عین
تمہیں کسی سائیکاسٹرسٹ سے ملنے کا سوچنا

تھیں پھر پیسٹ کی ضرورت ہے حور میں
تھیں کسی سائیکائسٹ سے ملنے کا سوچنا
چاہیے۔۔ پچھلے کئی گھنٹوں سے وہ ایک ہی
حالت میں بیٹھی تھی اور اس کے سامنے
اس کی دوست زینب بیٹھی تھی۔۔

حالت میں بیٹھی تھی اور اس کے سامنے

اس کی دوست زینب بیٹھی تھی۔۔

کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔ پلیز تم جاؤ یہاں

سے میرا دماغ اور نا کھاؤ۔۔ اسے ہاتھ سے

اشارہ کرتے وہ کمفرٹر سیدھا کر کے لیٹ

سے میرا دماغ اور نا کھاؤ۔۔ اسے ہاتھ سے
اشارہ کرتے وہ کمفرٹر سیدھا کر کے لیٹ
گئی۔۔

اوکے۔۔ میں چلی جاتی ہوں۔۔ پر تم اگر
ایسے، ایسے، ایسے، تو کچھ ہی مہینوں میں سا گل

اوکے ۔۔ میں چلی جاتی ہوں ۔۔ پر تم اگر
ایسی ہی رہی تو کچھ ہی مہینوں میں پاگل
خانے شفٹ کرنا پڑ جائے گا ۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم ۔۔ اکتاہٹ سے بڑبڑاتے وہ
کفر ٹر کے اندر جھب گئے ۔۔ کتنی دیر اسے

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔ اکتاہٹ سے بڑبڑاتے وہ

کمفرٹر کے اندر چھپ گئی۔۔۔ کتنی دیر ایسے

ہی لیٹی سوچتی رہی ۔ اسے آگے کیا کرنا

تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے زندگی یہیں تمام ہو

گامیہ : آگر کھ ک : مالہ : ۱۰

تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے زندگی یہیں تمام ہو
گی ہو۔۔۔ اب آگے کچھ کرنے والا رہا ہی نا
ہو۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے تو

منا۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے تو
ایسے ہی موبائل اٹھا لیا۔۔ انسٹا گرام کھول
کے سکروولنگ کرنے لگی۔۔

میں اکیلی رہ گئی ہوں نا ماما اور نا ہی ڈیڈ

کے سکروولنگ کرے گی۔۔

میں اکیلی رہ گئی ہوں نا ماما اور نا ہی ڈیڈ
میرے ساتھ ہیں۔۔ بظاہر سکروولنگ کرتے
بھی اس کے ذہن سے سوچیں نہیں جا رہی
تھیں۔۔

جی اس لے ذہن سے سوچیں ہیں جا رہی
تھیں۔۔

میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں شاید۔۔
میری مدد کرنے کے لیے کوئی بھی نہیں
ہے۔۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے باہر نکل

میری مدد کرنے کے لیے کوئی بھی نہیں
ہے۔۔۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے باہر نکل
آئے۔۔۔ بے دلی سے موبائل رکھ دیا۔۔
زندگی اتنی بھیانک ہو گئی تھی کہ سانس
لینے کا دل بھی نہیں کرتا تھا۔۔

ہے۔۔۔ آنسو پلوں کی باڑ توڑتے باہر نکل

آئے۔۔۔ بے دلی سے موبائل رکھ دیا۔۔۔

زندگی اتنی بھیانک ہو گئی تھی کے سانس

لینے کا دل بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔

حور عین۔۔۔ وہ ایسے ہی کتنی دیر روتی رہتی

کے کمرے میں روز آتے تھے۔۔ بیٹی کی
حالت سے خوب اچھی طرح واقف تھے۔۔
ابھی وہ افیت میں تھی۔۔ اس کا اکیلا رہنا
ہی بہتر تھا۔۔ اسے سوچنا چاہیے تھا اس نے

ہی بہتر تھا۔۔۔ اسے سوچنا چاہیے تھا اس نے
کیا کیا ہے۔۔۔

حور عین ان کی آواز سن کے بھی نہیں
ہلی۔۔۔ بے حس و حرکت پڑی رہی۔۔۔

ہر عہد کے لیے ایک ایک کلمہ کا

خواریں ان کی آواز سن کے

ہلی۔۔۔ بے حس و حرکت پڑی رہی۔۔۔

خو رعین۔۔۔ کب تک ایسے رہنے کا ارادہ

ہے میرے بچے۔۔۔ اس کے پاس بیٹھتے

چہرے سے کمفرٹر ہٹایا تو دل جیسے کسی نے

مٹھ بھنڈا مسالہ

ہے میرے بچے۔۔ اے پاپ بیٹے
چہرے سے کمفرٹر ہٹایا تو دل جیسے کسی نے
مٹھی میں بھینچ لیا گیا۔۔ مسلسل رونے سے
خوبصورت آنکھوں کا حشر ہو گیا تھا۔۔ چہرہ
ضبط سے سرخ ہو رہا تھا شاید۔۔ ناک سے

خوبصورت آنکھوں کا حشر ہو گیا تھا۔۔ چہرہ
ضبط سے سرخ ہو رہا تھا شاید۔۔ ناک سے
سوں سوں کرتے اس نے آستینوں سے
آنسو رگڑے۔۔

ہم کہیں گھومنے چلیں۔۔ لقمان نے گہری

آلسو ر لڑے۔۔

ہم کہیں گھومنے چلیں۔۔ لقمان نے گہری

سانس لیتے اسے یاسیت سے دیکھا۔۔

نہیں۔۔ اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔

اوکے۔۔ تم اگر مجھ سے بات کرنا چاہتی

نہیں۔۔ اس نے لفی میں سر ہلا دیا۔۔

اوکے۔۔ تم اگر مجھ سے بات کرنا چاہتی

ہو تو کر سکتی ہو۔۔ اس کا ہاتھ تھامتے اپنے

دونوں ہاتھوں کے پیالے میں قید کیا۔۔

نہیں۔ مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔ آنکھیں بند

دونوں ہاتھوں کے پیالے میں قید کیا۔۔
نہیں۔ مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔ آنکھیں بند
کرتے آنسو اندر ہی روکے۔۔

حور عین۔۔ تم جب تک اپنے دل کا غبار
نہیں نکال لو گا، اسے ہی روٹی رہو گا۔۔

حور عین۔۔ تم جب تک اپنے دل کا غبار
نہیں نکال لو گی ایسے ہی روتی رہو گی۔۔
م۔۔ مجھے لگتا ہے مجھ سے سب ناراض
ہیں ڈیڈ۔۔ آپ بھی موم بھی زارون بھی

ہیں ڈیڈ۔۔ آپ بھی موم بھی زارون بھی

انس اے اللہ کھڑا ہے

آپ کے سامنے ہے۔ بھڑکے ہوئے لب لہرائیں
ہیں ڈیڈ۔۔ آپ بھی موم بھی زارون بھی
اور۔۔ سانس لی۔۔ اللہ بھی ناراض ہے مجھ
سے۔۔ وہ میری مدد نہیں کرتا۔۔۔
میں اپنی بیٹی سے ناراض نہیں ہوں اور نا

میں اپنی بیٹی سے ناراض نہیں ہوں اور نا
ہی تمہاری موم۔۔ زارون اب تمہارا شوہر
نہیں رہا۔۔ تو اس سے تمہیں فرق نہیں
پڑنا چاہیے۔۔ جو پیچھے چھوٹ جاتے ہیں ان

نہیں رہا۔۔۔ تو ان سے کہیں سر نہیں

پڑنا چاہیے۔۔۔ جو پیچھے چھوٹ جاتے ہیں ان
کی طرف پلٹا نہیں جاتا۔۔۔

اللہ مجھ سے ناراض ہے ڈیڈ۔۔۔

اللہ ناراض نہیں ہوتا میرے بچے۔۔۔ اللہ

اللہ مجھ سے ناراض ہے ڈیڈ۔۔۔۔

اللہ ناراض نہیں ہوتا میرے بچے۔۔ اللہ

کبھی بھی اپنے بندوں سے ناراض نہیں

ہوتا یہ محض ہماری سوچ ہے کہ اللہ ہم

سے ناراض ہو گیا ہے۔۔ اگر وہ ناراض

ہوتا یہ محض ہماری سوچ ہے کہ اللہ ہم
سے ناراض ہو گیا ہے۔۔ اگر وہ ناراض
ہوتا تو وہ تم سے اپنی ساری نعمتیں چھین
لیتا۔۔ نرمی سے کہتے وہ کہیں کھو گئے تھے
جسے۔۔

لیتا۔۔ نرمی سے کہتے وہ لہیں کھو گئے تھے
جیسے۔۔

چھین تولی ہے۔۔ اللہ نے مجھ سے زادوں
لے لیا۔۔ میں تکلیف میں ہوں ڈیڈ۔۔ اپنا
ماتھا ان کے ہاتھوں یہ رکھتے وہ پھیک کے

لے لیا۔ میں تکلیف میں ہوں ڈیڈ۔۔ اپنا
ماتھا ان کے ہاتھوں پہ رکھتے وہ پھپک کے
رو دی۔۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔
ملک صاحب نے اسے رونے دیا۔۔ جب وہ
کافی دیر رو چکا، تو خود ہی سر اٹھایا۔۔

ملک صاحب نے اسے رونے دیا۔۔ جب وہ

کافی دیر رو چکی تو خود ہی سر اٹھایا۔۔

اللہ کسی سے ناراض نہیں ہوتا۔۔ بس

انسان کی رسی ڈھیلی کر دیتا ہے اور اسے

بس کچھ ٹپٹپٹاتا ہے۔۔

انسان کی رسی ڈھیلی کر دیتا ہے اور اسے
اس کے حال پہ چھوڑ دیتا ہے۔۔

وہ تو اپنے بندوں سے اتنی محبت کرتا ہے
کہ بندے کو پتہ چل جائے تو کبھی سر نہ

وہ تو اپنے بندوں سے اتنی محبت کرتا ہے
کہ بندے کو پتہ چل جائے تو کبھی سر نہ
اٹھا سکے۔۔ اور رہی بات زارون کی تو وہ تم
سے اس لیے لے لیا گیا کی وہ تمہارے لیے
اور تم اس کے لیے بہتر نہیں تھے۔۔ اللہ

سے اس لیے لیا لیا سی وہ مہارے لیے
اور تم اس کے لیے بہتر نہیں تھے۔۔۔ اللہ
کی حکمتیں ابھی سمجھ نہیں آئیں گی۔۔۔ پر
ایک دن تم خود کہو گی تم نے جو کھویا وہ
تمہارے لیے کھونا ہی بہتر تھا۔۔۔ حور عین

ایک دن کم خود لہو لی کم نے جو ٹھویا وہ
تمہارے لیے کھونا ہی بہتر تھا۔۔ حور عین
سر جھکائے سن رہی تھی۔۔ انکھوں سے
انسو رک گئے تھے۔۔

پھر اس کا نعم البدل ملے گا تمہیں۔۔ جس

انسو رک گئے تھے۔۔

پھر اس کا نعم البدل ملے گا تمہیں۔۔ جس

سے تمہارے دل کو سکون آجائے گا۔۔

مجھے وہ بھی نہیں ملے گا ڈیڈ۔۔ میں ہمیشہ

ایسے ہی رہوں گی اکیلی۔۔ اور افیت میں

مجھے وہ بھی نہیں ملے گا ڈیڈ۔۔ میں ہمیشہ
ایسے ہی رہوں گی اکیلی۔۔ اور افیت میں
مبتلا۔۔

نہیں۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا اگر تم اللہ
سے اچھا لگاؤ رکھو گا۔۔ تم نہ جہ سہا

نہیں۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا اگر تم اللہ
سے اچھا گمان رکھو گی۔۔ تم نے جو سہا
ہے وہ بہت مشکل تھا۔۔ تمہارے ساتھ
بہت برا ہوا پر تم اپنا پاسٹ بھول جاؤ۔۔
حب تک اسے نہیں بھولو گی، اگے نہیں

بہت برا ہوا پر تم اپنا پاسٹ بھول جاؤ۔۔

جب تک اسے نہیں بھولو گی اگے نہیں

بڑھ سکو گی۔۔ اور اللہ سے حسن و ظن

کرو۔۔ تاکہ وہ تم سے خوش ہو اور تمہیں

کہتے ہیں کہ اللہ سے دعا کرو اور جو اللہ چاہے وہ کرتا

کرو۔۔ تاکہ وہ تم سے خوش ہو اور تمہیں

بہترین بدلا دیا جائے۔۔ اور جو اللہ خود دیتا

ہے نا حور عین۔۔ وہ۔ کبھی کم نہیں لگتا۔۔

اس سے دل ایسے سکون میں مبتلا ہو جاتا

کے مضامین تلخ ہوتے ہیں تمہیں

ہے ماسورین۔۔۔ وہ۔۔۔ میں لسا۔۔۔

اس سے دل ایسے سکون میں مبتلا ہو جاتا
ہے کہ معاضی کی تلخ یادیں بھی تمہیں بے
چین نہیں کر سکیں گی۔۔۔

تمہیں اللہ نے موقع دیا ہے۔۔۔ اللہ سے

بین میں مر میں --

تمہیں اللہ نے موقع دیا ہے -- اللہ سے

معافی مانگو -- معافی مانگنے والے اللہ کو

بہت پسند ہیں -- اور مایوس ہونے والے اللہ

کو بالکل بھی نہیں پسند -- محبت سے اس

بہت پسند ہیں۔۔ اور مایوس ہوئے والے اللہ
کو بالکل بھی نہیں پسند۔۔ محبت سے اس
کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔

مایوسی کفر ہے۔۔ حور عین بڑ بڑائی۔۔
ہاں۔۔ وہ مسکرا دیئے۔۔ مایوسی کفر

مایوسی کفر ہے۔۔ حور عین بڑ بڑائی۔۔

ہاں۔۔ وہ مسکرا دیئے۔۔ مایوسی کفر

ہے۔۔ چلو اب اٹھو اور ریڈی ہو جاؤ۔۔

ہم باہر کھانا کھانے جائیں گے۔۔

اوکے۔۔ میں فریش ہو کے آتی ہوں۔۔

ہم باہر کھانا کھانے جائیں گے۔۔

اوکے۔۔ میں فریش ہو کے آتی ہوں۔۔

حور عین بھی دھیرے سے مسکرائی۔۔ ملک

صاحب گردن ہلاتے اٹھ کے باہر کی طرف

بڑھ گئے۔۔

صاحب گردن ہلاتے اٹھ کے باہر کی طرف
پڑھ گئے۔۔

کھینکس ڈیڈ۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔

دروازے سے نکلنے سے پہلے حور عین نے

دروازے سے نکلنے سے پہلے حور عین نے
کہا۔۔

ہاں وہ تو ہوں۔۔ انہوں نے گردن اکڑائی
اور باہر چلے گئے۔۔

حور عین لمبے لمبے لہجے میں کہہ سکتی تھی

اور باہر چلے گئے۔۔

حور عین لمبے سانس لیتے خود کو پرسکون
کرتے اٹھ گئی

میں نے یہ سب دیکھا تھا



یہاں اتنا کچھ ہوتا رہا اور مجھے پتہ ہی نہیں
 ہے واوووو۔۔ لائنک تم لوگ مجھے اس گھر
 سے مکمل بے دخل کر چکے تھے ہے نا۔۔

ہے واوووو۔۔ لائنک کم لوک جھے اس لھر
سے مکمل بے دخل کر چکے تھے ہے نا۔۔
زارون کی پریس کانفرنس والی ویڈیو دیکھتے
انزلہ تقریباً چیخ اٹھی۔۔

تم نے تو جیسے بڑا پاؤ رکھا نا ہمیں وہاں جا

انزلہ لفریبانچ اسی۔۔

تم نے تو جیسے بڑا یاد رکھا نا ہمیں وہاں جا
کے ایسے غائب ہو گئیں تھی جیسے چوہا بل
میں غائب ہوتا ہے۔۔

ویری نائیس۔۔ اچھی مثال دی ہے۔۔ سیب

میں غائب ہوتا ہے۔۔

ویری نائکس۔۔ اچھی مثال دی ہے۔۔ سیب

کو دانٹوں سے کترتے سر ہلایا۔۔۔ پر میری

جان یہ سب ہارون کی ڈیبتھ کے بعد ہوا

ہے

جان یہ سب ہارون کی ڈیٹھ کے بعد ہوا
ہے

وہ زندہ ہے۔۔ عنایہ نے بیچ میں ہی ٹوکا۔۔

ہاں ہاں۔۔ تو اس وقت بھی تم لوگوں

نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔ انکھیں

ہاں ہاں۔۔ تو اس وقت بھی تم لوگوں
نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ انکھیں
پھاڑنے کی کوشش کرتے اس نے افسوس
سے گھورنا چاہا۔۔

دیکھو۔۔۔ یہ جارہی اور۔۔۔

سے گھورنا چاہا۔۔

دیکھو یہ سب بہت جلدی اور اچانک ہوا
ہے اور پھر تین چار دن ہوئے ہیں ابھی

ڈیورس ہوئے۔ یہ سارے سین اسی

تھے۔

ڈیورس ہوئے۔ یہ سارے سین اسی
ہفتے کے ہیں۔۔ موقع ملتے ہی تمہیں بتا
دیتے۔۔

گڈ۔۔ انزلہ نے اپنی ہتھیلی اپنے ہی تھائز پہ
کلیک کر کے کہہ دیا کہ تمہیں کچھ

دیے۔۔

گڈ۔۔ انزلہ نے اپنی ہتھیلی اپنے ہی تھائز پہ
ماری اور سیب کا ایک اور کڑیج کی آواز کے
ساتھ بانٹ لیا۔۔ دل بلیوں اچھل رہا تھا ان
کی ڈیورس کا سن کے پتہ نہیں کیوں۔

ساکھ بانٹ لیا۔۔۔ دل بٹیوں اپیل رہا تھا ان
کی ڈپورس کا سن کے پتہ نہیں کیوں ۔
مجھے لگتا ہے اب مجھے اپنے سسرال چلے جانا
چاہیے۔۔۔ بنا کچھ سوچے بول دیا۔۔۔
نہیں۔ ابھی کچھ دن تو ٹھہرو۔۔۔ عنایہ

چاہیے۔۔ بنا کچھ سوچے بول دیا۔۔۔

نہیں۔ ابھی کچھ دن تو ٹھہرو۔۔۔ عنایہ

نے اس کے ہاتھ سے سیب کھینچتے سائڈ پہ

رکھا اس کرچ کرچ سے سخت کوفت ہو

رہی تھی۔۔

رکھا اس کرج کرج سے سخت کوفت ہو
رہی تھی۔۔

عبدالوہاب سے پوچھوں گی اگر انہوں نے
کہا تو رک جاؤں گی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ چلو اب شاپنگ یہ چلتے

کہا تو رک جاؤں گی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ چلو اب شاپنگ پہ چلتے

ہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ٹھیک ہے لیکن

ابھی۔۔۔ شام ہونے والی ہے۔۔۔ وقت دیکھتے

نہیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ٹھیک ہے لیکن
ابھی۔۔۔ شام ہونے والی ہے۔۔۔ وقت دیکھتے
انزلہ نے اعتراض کرنا چاہا۔۔۔

کوئی بات نہیں انزو۔۔ ہم پہلے بھی اس

وقتہ اتر بہ تتر گکھ

کوئی بات نہیں انزو۔۔ ہم پہلے بھی اس

وقت جاتے ہوتے تھے اگر کچھ یاد ہو

تو۔۔ عنایہ نے مسکراتے دانت پیسے۔۔

ہاں جاتے تھے۔۔ پر اب مجھے اپنے ہزبنڈ

لڈی گ

ہاں جاتے تھے۔۔۔ پر اب مجھے اپنے ہز بند
سے اجازت لینا پڑے گی۔ وہ مجھے
شام کے بعد گھر سے باہر نکلنے سے منع
کرتے۔۔۔ اس نے شہانی انداز میں کیا۔۔۔

کے ہند۔۔۔ ہند۔۔۔ ہند۔۔۔ ہند۔۔۔ ہند۔۔۔

مسام کے بعد سرے سے باہر سے

کرتے۔۔ اس نے شہانی انداز میں کیا۔۔

کیا انہیں معلوم نہیں ہے شیطان شیطانوں

کو کچھ نہیں کہتے۔۔ عنایہ نے اسی کے انداز

میں جواب دیا۔۔

لو کچھ نہیں کہتے۔۔ عنایہ لے اسی لے انداز
میں جواب دیا۔۔

تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔ دونوں
ایسے بیٹھی تھیں جیسے کسی تخت پہ براجمان
ہوں اور سامنے نوکروں اور غلاموں کی

ایسے بیٹھی تھیں جیسے کسی تخت پہ براجمان
ہوں اور سامنے نوکروں اور غلاموں کی
لائنیں لگی ہوں۔۔

میرے کہنے کا مطلب ہے کہ شام کو
شیطان باہر نکلتے ہیں تو پھر بھی تمہیں

میرے کہنے کا مطلب ہے کہ شام کو
شیطان باہر نکلتے ہیں تو پھر بھی تمہیں
گھبرانے کی ضرورت نہیں وہ اپنے جیسے
لوگوں کو کچھ نہیں کہتے۔۔

تم بہت عزت سے میری لے عزتی کر رہی

لوگوں کو کچھ نہیں کہتے۔۔

تم بہت عزت سے میری بے عزتی کر رہی
ہو ہے نا۔۔ انزلہ نے معصوم سی شکل بنائی
تو عنایہ ڈھیلے ہوتے ہنس دی۔۔

چلو آ جاو۔۔ پھر اپنا عمامہ پہنا اور بگ

تو عنایہ ڈھیلے ہوتے ہنس دی۔۔

چلو آ جاو۔۔۔ پھر اپنا عنایہ پہنا اور بیگ

اٹھاتے اس کے ساتھ باہر آگئی۔۔

ہم دونوں اکیلے جائیں گے۔۔ اچھا نہیں

لگتا کہ ایک کام کر رہے ہیں، زار و مار بھائی

ہم دونوں اکیلے جائیں گے۔۔ اچھا نہیں
لگے گا تو ایک کام کرتے ہیں زارون بھائی
کو ساتھ لے جاتے ہیں۔۔ عنایہ نے آنکھ
دباتے سامنے سے لیونگ روم میں داخل
تین تین کھڑے ہوئے۔۔

و سماٹھ کے بجائے ہیں۔۔۔ سماپہ کے اٹھ
دبالتے سامنے سے لیونگ روم میں داخل
ہوتے زارون کی طرف دیکھتے آنکھ دبائی۔۔
اوقفقف انزلہ کے لیے جیسے وقت رک گیا
تھا۔۔ اس کے سامنے وہ انسان کھڑا تھا جس

تھا۔۔ اس کے سامنے وہ انسان کھڑا تھا جس
کے لیے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے بھاگ
گئی تھی یہاں سے۔۔ جس کے نام پہ اس
کا دل دھڑکتا تھا کبھی۔۔ اور ابھی بھی جو

ی کی یہاں سے۔۔۔ ان کے نام پہ ان
کا دل دھڑکتا تھا کبھی۔۔۔ اور ابھی بھی جو
اسے اپنے کانوں میں صاف دھک دھک کی
صورت میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔
انہم۔۔۔ عنایہ گلا کھنکارتے وہاں سے کھسک

صورت میں حسوس ہو رہا تھا۔۔

انہم۔۔ عنایہ گلا کھنکارتے وہاں سے کھسک
گئی

اسلام و علیکم۔۔ زارون کوٹ دوسرے بازو
پر منتقل کرتے سیدھی چال چلتا قریب چلا

اسلام و علیکم -- زارون کوٹ دوسرے بازو
پہ منتقل کرتے سیدھی چال چلتا قریب چلا
آیا --

و علیکم السلام -- ک -- کیسے ہیں -- نقاب
کیا ہوا تھا ورنہ وہ اس کا کھلا منہ دیکھ کے

وعلیکم السلام -- ک -- کیسے ہیں -- نقاب
کیا ہوا تھا ورنہ وہ اس کا کھلا منہ دیکھ کے
مزاق اڑاتا --

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ -- کیسا رہا

امریکا سنچہ گار سر لو جھاروا ۳۱

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔۔ کیسا رہا
امریکہ۔۔ سنجیدگی سے پوچھا وہ اس کی
طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔

ٹرپ۔۔ بہت زبردست۔۔ انزلہ نے
کندھر ادکا۔۔ جلسہ کو نماز فرق نہیں پڑتا

ٹرپ۔۔۔ بہت زبردست۔۔۔ انزلہ نے
کندھے اچکائے جیسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔
ہمیں شاپنگ پہ جانا ہے پھر ملتے ہیں۔۔
کہہ کے تیزی سے باہر نکل آئی۔۔۔ زارون
نہیں آتا۔۔۔

میں سنا پت پہ جانا ہے باہر سے ہیں۔۔۔
کہہ کے تیزی سے باہر نکل آئی۔۔۔ زارون
نے پلٹ کے اسے دیکھا۔۔۔ وہ صرف انزلہ
کو ہی پلٹ کے دیکھتا تھا۔۔۔ پھر مسکراہٹ
ہونٹوں کو چھو گئی۔۔۔ وہ ویسی ہی تھی

لوہی پٹ لے دیھا تھا۔۔ پھر سراہٹ
ہونٹوں کو چھو گئی۔۔ وہ ویسی ہی تھی
لاابالی سی۔۔

زارون بھائی۔۔ اگر آپ کی کوئی متوقع
مصرفیت نہیں ہے اور آپ تھکے ہوئے

زارون بھائی۔۔۔ اور آپ کی نوبتوں
مصروفیت نہیں ہے اور آپ تھکے ہوئے
نہیں ہیں تو کیا ہمارے ساتھ شاپنگ پہ
آسکتے ہیں۔۔۔

معذرت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ زرا ان نے منع

آسلتے ہیں۔۔

معذرت کرنا چاہتا ہوں۔۔ زرا ان نے منع
کیا۔۔ پر پھر تمہاری کوشش رائیگاں جانے
کی سوچ کے برا لگے گا تو چلا چلتا ہوں بس

دو منٹ دو۔۔

کی سوچ کے برا لگے گا تو چلا چلتا ہوں بس
دو منٹ دو۔

او کے ہورےےے۔۔ اس نے ہوا میں
مکا لہرایا۔۔ اور باہر بھاگ آئی۔۔ اسی نے
زارون کو آدھا گھنٹہ پہلے میسج کر کے گھر

مکا لہرایا۔۔ اور باہر بھاگ آئی۔۔ اسی نے
زارون کو آدھا گھنٹہ پہلے میسج کر کے گھر
آنے کا کہا تھا۔۔ اور زارون نے اسے کہا
تھا وہ اس سے انزلہ کی پریگنسی کا پوچھ کے

تھا وہ اس سے انزلہ کی پریگنسی کا پوچھ کے
بتائے۔۔

کیا مطلب وہ لوگ شاپنگ پہ گئی ہیں۔۔

محہ کیا چھوٹے

کیا مطلب وہ لوگ شاپنگ پہ گئی ہیں۔۔
مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کے۔۔ عمامہ آمنہ
کے سر پہ کھڑی صدمے میں تھی۔۔
تم اکیڈمی گئی تھیں وہ تمہیں کیسے لے کے

۱۳۔ بلبلط آہ : : : : : بلبلط ک

تم اکیڈمی گئی تھیں وہ تمہیں کیسے لے کے
جائیں۔۔ پاس بیٹھی آئینہ نے اپنی بیٹی کو
گھورا۔۔۔

وہ میرے آنے کا ویٹ بھی کر سکتی
تھیں

وہ میرے آنے کا ویٹ بھی کر سکتی
تھیں۔۔۔

پر انہوں نے نہیں کیا۔۔۔ حماد اور ہارون
کورنر کی طرف بیٹھے کمپیوٹر پہ گیم کھیل

پر انہوں نے نہیں کیا۔۔ حماد اور ہارون
کورنر کی طرف بیٹھے کمپیوٹر پہ گیم کھیل
رہے تھے۔۔۔ حماد نے مزے لیتے
کہا۔۔۔۔

ہارون بھائی۔۔ آپ کی بیگم بھی گئی ہیں

لہا۔۔۔۔

ہارون بھائی۔۔ آپ کی بیگم بھی گئی ہیں
آپ نے بھی نہیں روکا یار۔۔۔۔ وہ دھپ
سے پاس بڑے کاؤچ میں گری۔۔
مجھ سے اجازت لے کے گئی ہے۔۔ ہارون

سے پاس بڑے کاؤچ میں گری۔۔۔

مجھ سے اجازت لے کے گئی ہے۔۔ ہارون

نے بھی کوئی خاص ریسپانس نہیں دیا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ میں بھی جا رہی ہوں شاپنگ

کرنے۔۔ اور کوئی ہمارے پیچھے نہیں آئے

ٹھیک ہے۔۔ میں بھی جا رہی ہوں شاپنگ
کرنے۔۔ اور کوئی ہمارے پیچھے نہیں آئے
گا۔۔ فوراً سے پلین بناتے وہ سیڑھیاں چڑھ
نئی رخ اس کا زارون کے کمرے کی طرف
تھا۔۔

نئی رخ اس کا زارون کے کمرے کی طرف
تھا۔۔

پر وہاں جا کے پتہ چلا وہ بھی روم میں
نہیں ہے۔۔ باہر نکلتے اوپر سے ہی ہو چھا۔۔

نہیں ہے۔۔ باہر نکلتے اوپر سے ہی ہو چھا۔۔

نہیں ہے۔۔ باہر نکلتے اوپر سے ہی ہو چھا۔۔

زارون بھائی کہاں ہیں۔۔

وہ بھی ان کے ساتھ گیا ہے۔۔ کوثر بیگم

نے جواب دیا۔

آج کل کچھ آج کل کچھ آج کل کچھ آج کل کچھ

نے جواب دیا۔

بہت اچھے۔۔ آپ شاید بھول گئے ہیں
ایک جوان لڑکا اور دو لڑکیاں ایک ساتھ
ایک گاڑی میں گئے ہیں۔۔ اور یہ غلط

ہے نکتہ

ایک جوان مرہا اور دو مرہیاں ایک سماھ

ایک گاڑی میں گئے ہیں۔۔ اور یہ غلط

ہے۔۔ آنکھیں پھاڑتے دانت پیسے۔۔

پر وہ شادی شدہ ہیں تینوں۔۔ حماد نے اس

کی انفارمیشن میں بڑی دل جمعی سے اضافہ

پر وہ ستادی شدہ ہیں مینوں ۔۔ حماد نے اس
کی انفارمیشن میں بڑی دل جمعی سے اضافہ
کیا ۔۔ ۔

ہاں ۔۔ پر لڑکا طلاق یافتہ ہے اور اسے
شیطان بننے میں ذرا دیر نہیں لگے گی ۔۔

ہاں۔۔ پر لڑکا طلاق یافتہ ہے اور اسے
شیطان بننے میں زرا دیر نہیں لگے گی۔۔
شرٹ اپ عمامہ۔۔ ہارون نے ناک پھلاتے
گھورا۔۔

ویسے بھی ایک اور لڑکی کا ساتھ ہونے

کھو را۔۔

ویسے بھی ایک اور لڑکی کا ساتھ ہونے
سے بھی وہ اپنی شیطانت سے نارکتے۔۔
حماد نے ریموٹ کے بٹن پہ دباؤ ڈالا۔۔
تم لوگوں کو زرا شرم یا لحاظ ہے۔۔ بڑوں

حماد نے ریموٹ کے بٹن پہ دباؤ ڈالا۔

تم لوگوں کو زرا شرم یا لحاظ ہے۔۔ بڑوں

کے سامنے ایسی بکواس کر رہے ہو۔۔ آمینہ

نے اٹھ کے عمامہ کو ایک دھموکا جڑا۔ وہ

منہ بسورتے اٹھ گئے۔۔

نے اٹھ کے عمامہ کو ایک دھموکا جڑا۔ وہ
منہ بسورتے اٹھ گئی۔

اللہ کرے بازار ہی بند ہو جائیں۔۔۔ مہسنے
لوگ۔۔۔ مصنوعی آنسو صاف کرتے کہا۔۔۔

مجھ سے الگ چھوٹ کر خود عاشق کر

لوگ۔۔ مصنوعی آنسو صاف کرتے کہا۔۔۔

مجھے یہاں چھوڑ کے خود عیاشی کر رہے

ہیں۔۔ روتے ہوئے کہتے حماد کے ہاتھ سے

ریموٹ بھی کھینچ لیا۔۔

جس کے تھکنے گئے

ہے حماد کے چپے یسر کو ہاروں کے چپے
میز کے آگے کھڑا کر دیا تاکہ گولیاں کم
سے کم گیم میں ہی سہی حماد کو لگیں۔۔

سارا سفر خاموشی کی نظر ہی ہوا تھا۔۔۔

سارا سفر خاموشی کی نظر ہی ہوا تھا۔۔۔
تم لوگ جاو میں آتا ہوں۔۔۔ عنایہ کی
طرف مر رہے دیکھا۔۔۔
دونوں ایک ساتھ اتر گئیں۔۔۔

طرف مر رہے دیکھا۔۔

دونوں ایک ساتھ اتر گئیں۔۔

یار زارون بھائی کافی ڈیپریسڈ لگ رہے ہیں

نا۔۔ اندر داخل ہوتے عنایہ نے کہا۔۔

نہیں۔۔ مجھے تو ویسے ہی لگ رہے

نا۔۔ اندر داخل ہوتے عنایہ نے کہا۔۔

نہیں۔۔ مجھے تو ویسے ہی لگ رہے

ہیں۔۔۔ انزلہ مسکرائی۔۔

پار تم سب اچھا ہونے کی ایکٹنگ کیسے کر

لے رہے ہو۔۔۔ عنایہ کو اس کے نارمل لہجے میں

یار تم سب اچھا ہونے کی ایکٹنگ کیسے کر
لیتی ہو۔ عنایہ کو اس کے نارمل بی ہیو پہ
غصہ ہی آگیا۔۔

نہیں اب تم کیا چاہتی ہو میں زارون بھائی
کے مازوں میں جھول جاؤں ما انہیں دکھ

نہیں اب تم کیا چاہتی ہو میں زارون بھائی
کے بازوؤں میں جھول جاؤں یا انہیں دیکھ
کے اپنا پلو کھا جاؤں۔۔؟

ہاں جو تمہارے لیے ایزی تھا وہ کر لیتی۔۔

کامیٹ کر ۳۱ کھڑے رہے تھے ۱۰۷ محسوساً

ہاں جو تمہارے لیے ایزی تھا وہ کر لیتی --
کاونٹر کے پاس کھڑے ہوتے عنایہ مجبوراً
مسکرائی --

تم بہت بتمیز ہو گی یو عنایہ -- مجھے لگتا

رہا۔۔

تم بہت بتمیز ہو گی یو عنایہ۔۔ مجھے لگتا

ہے ہارون بھائی کے مرنے کے بعد

وہ زندہ ہیں انزلہ۔۔ عنایہ نے بری طرح

ٹوکا۔۔

وہ زندہ ہیں اور نہ -- سایہ کے برس برس
ٹوکا۔۔

ہاں ان کے زندہ ہونے کے بعد تمہارا دماغ
کے خناس میں کچھ زیادہ ہی اضافہ ہو گیا
ہے۔۔ اس نے اپنی بات جاری رکھی۔۔

لے حناں میں کچھ زیادہ ہی اضافہ ہو لیا
ہے۔۔ اس نے اپنی بات جاری رکھی۔۔
ہو نہرہ تم نے اب ایسے ہی کہنا ہے۔۔
خیر۔۔ میں نے سنا ہے تم ماما بننے والی
ہو۔۔ عنایہ نے جان بوجھ کے چھوٹا سا

حیر۔۔ میں نے سنا یہ کم ماما بننے والی
ہو۔۔ عنایہ نے جان بوجھ کے چھوٹا سا
شوز نکالتے دیکھا۔۔ جیسے وہ واقع لا پرواہ
ہو۔۔

ک۔۔ کیا۔۔ انزلہ کو اپنے کانوں پہ یقین

ہو۔۔

ک۔۔ کیا۔۔ انزلہ کو اپنے کانوں پہ یقین
نہیں آیا۔۔ کہنا کیا چاہتی ہو تم۔۔ انزلہ
نے جھر جھری لیتے دائیں بائیں دیکھا۔۔
یعنی یہ اسی سے کہا گیا تھا۔۔

نے جھر جھری لیتے دائیں بائیں دیکھا۔۔۔

یعنی یہ اسی سے کہا گیا تھا۔۔۔

مجھے کسی نے بتایا ہے کہ وہاب بھائی بابا بننے

والے ہیں تو اس لحاظ سے تم ماں ہی بنو گی

۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

والے ہیں تو اس لحاظ سے تم ماں ہی بنو گی
نا۔۔ اب کی بار عنایہ مکمل اس کی طرف
گھوم گی۔۔

ارے نہیں۔۔ انزلہ نے لفظوں پہ زور
دستِ سختی سے کہا۔۔ ارا کچھ بھی نہیں

ارے نہیں۔۔ انزلہ نے لفظوں پہ زور
دیتے سختی سے کہا۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں
ہے اگر ہوتا تو تم لوگوں کو نا بتاتی میں۔۔
اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ عنایہ نے بات

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ عنایہ نے بات

سمیٹ دی۔۔

تھوڑی بہت شاپنگ کی تھی اصل مقصد تو
انزلہ اور زارون کا آمنا سامنا کروانا تھا پر وہ

ھوڑی بہت ساپنک سی سی اصل مقصد کو

انزلہ اور زارون کا آمنہ سامنا کروانا تھا پر وہ
بھی اتنا بورنگ سا ہوا تھا۔۔

واپسی پہ زارون نے عنایہ کو کال کی تھی
کے باہر آجائیں اب وہ۔۔

واپسی پہ زارون لے عنایہ لو گال ی ی
کے باہر آجائیں اب وہ ۔۔

ویسے زارون اور حور عین کے بیچ تو سب
ٹھیک تھا نا ۔۔ یہاں تک بات کیسے
پہنچ گئی ۔۔ باہر نکلتے ایسے ہی انزلہ نے

ٹھیک تھا نا۔۔ یہاں تک بات لیسے
پہنچ گئی۔۔ باہر نکلتے ایسے ہی انزلہ نے
ہو چھا۔۔۔

اوف۔۔ بہت افسوس ناک انفارمیشن پیے
تمہیں گھر جا کے بتاؤں گی۔ عنایہ کو اپنے

پہنچ گئی۔۔۔ باہر نکلتے ایسے ہی انزلہ نے

ہو چھا۔۔۔

اوف۔۔۔ بہت افسوس ناک انفارمیشن ہے
تمہیں گھر جا کے بتاؤں گی۔ عنایہ کو اپنے

مسکے گا کہ یہ سب کچھ

تہمہیں گھر جا کے بتاؤں گی۔ عنایہ کو اپنے
مس کیرج کا پھر سے خیال آگیا تو افسردگی
سے کہا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھنے تک دونوں خاموش رہی
تہ

سے لہا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھنے تک دونوں خاموش رہی

تھیں۔۔۔ کچھ کھائیں گے آپ لوگ۔۔۔

زارون نے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ گھر جا کے ہی کھانا کھائیں گے۔۔۔

زارون نے ماری سٹارٹ کرے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ گھر جا کے ہی کھانا کھائیں گے۔۔

انزلہ نے تیزی سے کہا کیونکہ دل پھر تیزی

سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔۔

اوکے۔۔ زارون نے اثبات میں سر ہلا

سے دھڑلنا شروع ہو لیا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔ زارون نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔۔۔

گھر پہنچنے تک زارون اور عنایہ دوستانہ ماحول

میں باتیں کرتے رہے انزلہ بس باہر آتی

گھر پہنچنے تک زارون اور عنایہ دوستانہ ماحول
میں باتیں کرتے رہے انزلہ بس باہر آتی
جاتی گاڑیاں دیکھتی رہی۔۔

گھر پہنچ کے عنایہ اندر چلی گئی تو زارون
نے اسے گاڑی میں ہی روکا۔۔ انزلہ کا دل

گھر پہنچ کے عنایہ اندر چلی گئی تو زارون
نے اسے گاڑی میں ہی روکا۔۔ انزلہ کا دل
جیسے سر پٹ دوڑا۔۔

کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔۔ بیک ویو مرر
سے چھانکا۔۔

کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔۔ بیک ویو مرر
سے جھانکا۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔ تو۔۔ گھبراہٹ سے باہر
دیکھا۔۔

ایک جہاز کے کچھ اہلکار

دیکھا۔۔

او کے۔۔ میرا اور حور عین کو کوئی ریلیشن
نہیں تھا۔۔ صاف گوئی کی انتہا کر دی۔۔
انزلہ نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا وہ اسے

دیکھا۔۔

انزلہ نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا وہ اسے
ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں میں اب آپ کو بتاؤں
میرے اور وہاب کے بیچ کیسا۔۔۔

گیت گیت گیت

اپ لیا چاہے ہیں میں اب اب اپ کو بناؤں

میرے اور وہاب کے بیچ کیسا ---

ہاں اگر تم چاہو تو۔۔ زارون نے کندھے

اچکائے۔۔ انزلہ نے لب بھینچ لیے۔۔

وہاب کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں

اچکائے۔۔ انزلہ نے لب بھینچ لیے۔۔

وہاب کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں

اور ہم لوگ ایک پیپی کیل ہیں۔۔ نظریں

جھکاتے مٹھیاں بھینچ کے جھوٹ بولا۔۔۔

پھر دروازہ کھول کے باہر نکل گئی۔۔

جھکاتے مسٹھیاں تیج کے بھوٹ بولا۔۔۔

پھر دروازہ کھول کے باہر نکل گئی۔۔

میں نے ایک دعا کی تھی۔۔ زارون کی

بھاری آواز پھر اس کے کانوں میں پڑی۔۔

ہمم۔۔۔ آپ کی دعا قبول ہو گئی ہے۔۔۔

بھاری آواز پھر اس کے کانوں میں پڑی۔۔

ہمم۔۔۔ آپ کی دعا قبول ہو گئی ہے۔۔۔

انزلہ کڑا ضبط کر رہی تھی۔۔ ورنہ دل کر

رہا تھا اسے سب بتا دے۔ اسے بتائے

کے وہ اسے کتنا مس کرتی رہی ہے وہ بھی

رہا تھا اسے سب بتا دے۔ اسے بتائے
کے وہ اسے کتنا مس کرتی رہی ہے وہ بھی
اسے دعاؤں میں مانگتی رہی ہے۔۔۔ پر وہ
تو اس کے خوش رہنے کی بلکہ وہاب کے
ساتھ خوش رہنے کا دعا کر رہا تھا۔

تو اس کے خوش رہنے کی بلکہ وہاب کے
ساتھ خوش رہنے کی دعا کر رہا تھا۔
جانتا ہوں۔۔۔ میری دعا قبول ہو گئی
ہے۔۔۔ زارون کے چہرے پہ بڑی محظوظ
کے مسکراتے تھے مجھ

جہاں ہر طرف سے گونج رہی تھی۔

ہے۔۔ زارون کے چہرے پہ بڑی محظوظ
کن مسکراہٹ تھی۔۔ مجھے وہاب نے
تمہارے پاکستان آنے سے پہلے ہی سب بتا
دیا ہے۔۔ زارون نے اس کی انفارمیشن

میں نے اس کی اطلاع

دیا ہے۔۔ زارون نے اس کی انفارمیشن
میں جیسے اضافہ کیا۔۔

ک۔۔ کیا بتایا ہے۔ وہ باہر کھڑی تھی اور
زارون باہر کی طرف گھومے اسے دیکھ رہا

تھا۔۔۔ کیا بنایا ہے۔ وہ باہر سسری سی اور
زارون باہر کی طرف گھومے اسے دیکھ رہا
تھا۔۔۔

یہی کہ وہ باپ بننے والا ہے۔۔۔ سٹیرنگ پہ
ہاتھ رکھے ملے سے بجائے۔۔۔

یہی کہ وہ باپ بننے والا ہے۔۔ سیرنگ پہ
ہاتھ رکھے ملکہ سے بجائے۔۔

انزلہ نے دانت کچکچائے۔۔ ہاں میں

ایکسپیکٹ کر رہی ہوں اور بہت جلدی آپ

کو ماموں بناؤں گی دیکھنا۔۔ غصے سے پاؤں

ایلسپیٹ کر رہی ہوں اور بہت جلدی آپ
کو ماموں بناؤں گی دیکھنا۔۔ غصے سے پاؤں
پٹختے مڑ گئی۔۔

ارے۔۔۔ بھائی مت کہا کرو مجھے۔۔

زارون نے ہنستے سر سپٹ کی بیک یہ گرا

ارے۔۔۔ بھائی مت کہا کرو مجھے۔۔۔

زارون نے ہنستے سر سیٹ کی بیک پہ گرا
دیا۔۔۔ دل کے اندر تک سکون اترتا چلا گیا
تھا۔۔۔

عناہ کو اسی نے کہا تھا کہ وہ انزلہ سے

تھا۔۔

عناہ کو اسی نے کہا تھا کہ وہ انزلہ سے
پوچھ کے بتائے اور اس سے پہلے وہ وہاب
کو بھی میسج کر چکا تھا۔۔ جب وہ لوگ
شانگ کر رہی تھیں، تب زارون سامنے

کو بھی میسج کر چکا تھا۔۔ جب وہ لوگ
شاپنگ کر رہی تھیں تب زارون سامنے
ریسٹورنٹ میں بیٹھے اسی سے بات کر رہا
تھا اور اس نے سب کچھ سچ سچ اسے بتا دیا
تھا اور اس کا قصہ لہو ۱۰۷ کر میسج

تھا اور اس نے سب کچھ سچ سچ اسے بتا دیا
تھا۔۔ اور اس کی تصدیق عنایہ کے میسج
نے کر دی تھی۔۔۔

روم میں اتے اس نے دروازہ زور سے بند
کیا۔۔ اس کا دل لرز رہا تھا۔۔ اتنی دیر وہ
وہاں زارون سے بات کرتی رہی تھی اور

نیا۔۔ اس کا دل سرور رہا تھا۔۔ اسی دیر وہ
وہاں زارون سے بات کرتی رہی تھی اور
وہ بھی آرام سے۔۔ حیرت سے سوچا۔۔
پر اب جیسے ٹانگوں سے جان نکلنے لگی
تھی۔۔۔

پر اب جیسے ٹانلوں سے جان نکلنے لگی
تھی۔۔۔

مجھے پتہ تھا۔۔ مجھے پتہ تھا زارون کبھی
میرے نہیں ہونگے پھر میں نے کیوں امید
باندھ لی۔۔ میں نے کیوں سوچ لیا۔۔

میرے نہیں ہونگے پھر میں نے کیوں امید
باندھ لی۔۔ میں نے کیوں سوچ لیا۔۔
حور عین کو ڈپورس میرے لیے دی ہے وہ
اس سے محبت نہیں کرتا تھا کیا۔۔ اوف۔۔
اک زور کا تھپڑ اسے گال۔۔ جڑتے خود کو

اس سے محبت نہی کرتا تھا کیا۔۔ اوف۔۔

ایک زور کا تھپڑ اپنے گال پہ جڑتے خود کو

حقیقت سے جیسے روشناس کروایا۔۔ اوف

افوف۔۔ عبا یہ اتار کے بیڈ پہ اچھالتے وہ

السر ہی گر گما۔۔ وار جسر گر الما م

افوفف۔۔ عبا یہ اتار کے بیڈ پہ اچھالتے وہ
ایسے ہی گر گئی۔۔ دل جیسے گہرائی میں
ڈوبتا ہی جا رہا تھا۔۔ کاش کاش وہ زارون
کو بتا سکتی اس کے اور وہاب کے بیچ بھی

کے نہ

کو بتا سکتی اس کے اور وہاب کے بیچ بھی
کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ اس سے ڈیورس لے
لے گی پر۔۔۔ پر وہ اس سے محبت کرتا
ہے تو؟۔۔۔ وہ اسے ویسے ہی چاہتا ہے جیسے

بنا رہا ہے۔۔۔ تاکہ کام ک

ہے تو؟۔۔ وہ اسے ویسے ہی چاہتا ہے جیسے
انزلہ چاہتی ہے تو پھر وہ یہ کام کرے۔۔
انزلہ۔۔ انکھوں سے پانی پھسلتے کنپٹیوں
میں جرب ہو رہا تھا جب امنہ اندر داخل

انزلہ۔۔۔ اٹھوں سے پاپی پسٹلے سپیوں
میں جرب ہو رہا تھا جب امنہ اندر داخل
ہوئی ہوئیں۔۔ کیا ہوا ایسے کیوں لیٹی
ہو۔۔

وہ بس تھک گئی تھی۔۔ نامحسوس

ہو۔۔

و۔۔ وہ بس تھک گئی تھی۔۔ نامحسوس

طریقے سے انسو صاف کرتے وہ

مسکرائی۔۔ اب نیند ارہی ہے سوچ رہی

ہوں سو جاؤں۔۔

مُسکرائی۔۔ اب نیند آرہی ہے سوچ رہی

ہوں سو جاؤں۔۔

ہاں ٹھیک ہے سو جاؤ تم۔۔ تھکی ہوئی

ہو ویسے بھی۔۔ امنہ نے اس کا عبا یہ اور

کھٹکے بن گئے۔۔

ہاں ٹھیک ہے سو جاو تم۔۔ تھکی ہوئی
ہو ویسے بھی۔۔ امنہ نے اس کا عبا یہ اور
چیزیں اٹھا کے اپنی جگہ پہ رکھیں۔۔
اوکے جاتے ہوئے لائٹ بند کر دیجیے گا۔۔
مجھے تم سے بات کرنی تھی ر چلو صبح کر

پیریں اٹھائے اپنی جگہ پہ ریں۔۔

اوکے جاتے ہوئے لائٹ بند کر دیجیے گا۔۔

مجھے تم سے بات کرنی تھی پر چلو صبح کر

لوں گی ابھی تم سو جاو۔۔ مسکراتے

لائٹ اوف کر کے باہر چلی آئیں۔۔۔ انزلہ

او کے جاتے ہوئے لائٹ بند کر دیجیے گا۔
مجھے تم سے بات کرنی تھی پر چلو صبح کر
لوں گی ابھی تم سو جاؤ۔۔۔ مسکراتے
لائٹ اوف کر کے باہر چلی آئیں۔۔۔ انزلہ
گہری سانس، لے کے رہ گئی۔۔۔

لوں گی ابھی تم سو جاو۔۔۔ مسکراتے
لائٹ او ف کر کے باہر چلی آئیں۔۔۔ انزلہ
گہری سانس لے کے رہ گئی۔۔
خوشیوں سے ناراض ہے میری زندگی
سار کی محتاج سے میری زندگی

خوشیوں سے ناراض ہے میری زندگی
پیار کی محتاج ہے میری زندگی
مسکرا لیتی ہوں اوروں کو دکھانے کے لیے
ورنہ درد کی کتاب ہے میری زندگی

پیار کی محتاج ہے میری زندگی
مسکرا لیتی ہوں اوروں کو دکھانے کے لیے
ورنہ درد کی کتاب ہے میری زندگی

اگر کا پلیمبر سر سٹ کر اوار سر

میرا یہی ہوں اوروں کو دلھائے لے لیے
ورنہ درد کی کتاب ہے میری زندگی

اگے کا کیا پلین ہے۔۔۔ بیڈ کراون سے
ٹیک۔ لگائے زارون سیدھا ہوا۔۔ دوسری

اگے کا کیا پلین ہے۔۔۔ بیڈ کراون سے
ٹیک۔ لگائے زارون سیدھا ہوا۔۔ دوسری
طرف وہاب تھا۔۔

میں اسے ڈلورس تو دے دوں گا۔۔۔

طرف وہاب تھا۔۔

میں اسے ڈیپورس تو دے دوں گا۔۔ پر

مسلمہ فیملی کا کہے۔۔ انہیں کیسے کنوینس

کریں گے۔۔ میں انہیں سچائی بھی نہی بتا

سکتا۔۔ اس نے یہ سنا تو

کریں گے۔۔ میں انہیں سچائی بھی نہیں بتا
سکتا۔۔ وہاب اپنی ہوٹل میں ہی تھا۔
سچائی بتانے میں ہرج ہی کیا ہے یار۔۔
اتنا عرصہ جھوٹ بول بول کے تھکے نہیں
گئے۔

سچائی بتانے میں ہرج ہی لیا ہے یار۔۔
اتنا عرصہ جھوٹ بول بول کے تھکے نہی
ہو تم۔۔ زارون نے لیپ ٹاپ گھٹنوں پہ
سیدھا کرتے جیسے درشتگی سے کہا۔۔
تھک گیا یوں۔۔ اور میں بھی چاہتا ہوں

ہو م۔۔۔ رازوں کے پیپ ہاپ۔۔۔ ہوں پہ
سیدھا کرتے جیسے درشتگی سے کہا۔۔۔
تھک گیا یوں۔۔۔ اور میں بھی چاہتا ہوں
سب کو سچ بتا دوں۔۔۔ پر رخشا وہاں نہیں انا
چاہتی اور میری فیملی ایرٹی چوٹی کا زور لگا

مطلب کو بنی بنا دوں۔۔۔ پر رستہ وہاں ہی آتا
چاہتی اور میری فیملی ایرٹی چوٹی کا زور لگا
دے گی اسے پاکستان بلوانے کے لیے۔۔
دوسرا اوپشن مجھے یہ دیں گے کہ میں اسے
ڈیپورس دے دوں اور پاکستان اجاڑوں۔۔
سمجھ

دوسرا اوپسن بھھے یہ دیں لے لے میں اسے
ڈیورس دے دوں اور پاکستان اجاؤں --
نہیں -- انکل ایسے نہی ہیں -- وہ سمجھیں
گے بات کو --

بھول ہے بیٹا -- اپنے والد صاحب کے

گے بات کو۔۔۔

بھول ہے بیٹا۔۔ اپنے والد صاحب کے

بارے میں کیا خیال ہے۔۔ وہاب نے

طنزیہ لہجے میں کہا۔۔

اے۔۔ میرے والد صاحب تو ہٹلر ہیں۔۔

طنزیہ لہجے میں کہا۔۔

اہ۔۔ میرے والد صاحب تو ہٹلر ہیں۔۔

انہوں نے تو مجھے صاف دھمکی دی ہے

کسی صورت وہ۔ میری انزلہ سے شادی نہیں

ہونے دے گا۔۔

اکہوں لے لوںھے صاف دسی دی ہے
کسی صورت وہ۔ میری انزلہ سے شادی نہی
ہونے دیں گے۔۔

ہاہاہا۔۔ تم پہلے انہیں راضی۔ کر۔ لو پھر میں
انزلہ کو ڈپورس دے دوں گا۔۔

انزلہ کو ڈپورس دے دوں گا۔

سہی ہے۔۔ سہی ہے۔۔ بچو ہاتھ لگو

میرے ایک بار۔۔ سب کے سامنے درگت

بناؤں گا۔۔ بے چارگی سے کہتے ہوک

بناؤں گا۔۔ بے چارگی سے کہتے ہوک
بھری۔۔

ہاہاہ۔۔ اچھا چلو پھر کچھ سوچ کے رخشا سے
مشورہ کر کے بتانا ہوں تمہیں۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ اچھا چو پر چھ سوچ کے رسا سے

مشورہ کر کے بتانا ہوں تمہیں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں بھی کام کر لوں۔۔۔ بات

ختم کرتے کال کاٹ دی۔۔۔

تو انزلہ رفیق۔۔۔ ان شاء اللہ بہت جلد

م سرے کاں کاٹ دی ۔۔

تو انزلہ رفیق ۔۔ ان شاء اللہ بہت جلد

تم میری زندگی میں ہو گی ۔۔ سوچتے

مسکرایا ۔۔ پھر پرسکون ہوتے کام میں

مصروف ہو گیا